اسلام میں عورت کا مقام

10-March-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

رَحمتِ عالمیان، سَروَرِ ذِیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْھَا لِاٰخِرَتِہٖ وَ ثَلَاثِیْنَ مِنْھَا لِدُنْیَاہُ یعنی جو شخص یومیہ مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُود بھیجے گا' اللہ پاک اس کی سو (100) حاجات پُوری فرمائے گا، ان میں سے ستّر (70) آخرت کی اور تیس (30) دُنیا کی ہوں گی۔"

(کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ، ۱/۲۵۵، الجزء الاول، حدیث: ۲۲۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے **افضل عمل** ہے۔ [1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسلام محض چند عقائد و فرائض کی ادائیگی کا نام نہیں بلکہ اسلام تو انسان کو زندگی گزارنے کے سنہری اُصول سکھاتا اور انہیں ظُلمت کدوں (یعنی اندھیریوں اور تاریکیوں) سے نکال کر علم کی روشنی سے چمکاتا ہے، انسانی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں کہ جہاں اسلام رہنمائی نہ فرماتا ہو، اسلام نے جہاں ایک دوسرے کے حقوق (Rights) بیان فرمائے، وہیں اسلام سے قبل معاشرے کے ظلم وستم کی چکی میں پِسی ہوئی عورت کو ظُلم و سِتم کی دلدل سے نکال کر اسے وہ تمام جائز حقوق دلائے، جن سے وہ محروم رکھی جاتی تھی، الغرض اسلام نے عورتوں کو عزّت کا تاج پہنا کر انہیں معاشرے (Society) میں وہ حقیقی مقام دیا، جس کا تصوّر بھی اسلام سے پہلے یعنی زمانۂ جاہلیت میں عورت کے وہم وگمان میں نہ تھا، چنانچہ

دریا کو جاری کر دیا فاروقِ اعظم نے

جب مِصْر فتح ہوا تو ایک روز اہلِ مِصْر نے حضرت عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے عرض کی: اے امیر! ہمارے دریائے نیل کی ایک رَسْم ہے جب تک اُس کو ادا نہ کیا جائے دریا جاری نہیں رہتا۔ انہوں نے اِسْتِفْسار فرمایا (یعنی سوال کیا): کیا؟ کہا: ہم ایک کنواری لڑکی کو اُس کے والِدَین سے لے کر عُمدہ لباس

[1] ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

اور نفیس زیور(Jewellery) سے سجا کر دریائے نیل میں ڈالتے ہیں۔ حضرت عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: اسلام میں ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا اور اسلام پُرانی واہیات رَسموں کو مٹاتا ہے۔ پس وہ رَسم موقوف رکھی(یعنی روک دی) گئی اور دریا کی روانی کم ہوتی گئی، یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں سے چلے جانے کا قَصد(یعنی ارادہ) کیا، یہ دیکھ کر حضرت عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے امیرُ الْمُؤمِنین خلیفۂ ثانی حضرت عُمَر بن خَطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خدمت میں تمام واقعہ لکھ بھیجا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جواب میں تحریر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا بے شک اسلام ایسی رسموں کو مٹاتا ہے۔ میرے اس خط(Letter) میں ایک رُقعہ ہے اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔

حضرت عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس جب امیرُ الْمُؤمِنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا خط پہنچا اور اُنہوں نے وہ رُقعہ اس خط میں سے نکالا تو اُس میں لکھا تھا:(اے دریائے نیل!) اگر تُو خود جاری ہے تو نہ جاری ہو اور اللہ پاک نے جاری فرمایا تو میں واحِد وقَہّار پاک سے عرض گزار ہوں کہ تجھے جاری فرمادے۔ حضرت عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یہ رُقعہ دَریائے نیل میں ڈالا، ایک رات میں 16 گز پانی بڑھ گیا اور یہ رَسم مِصر سے بالکل ختم ہوگئی۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۱۰۰، ملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ امیرُ المومنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی حکمرانی کا پرچم دریاؤں کے پانی پر بھی لہراتا تھا اور دریاؤں کی رَوانی بھی آپ کی نافرمانی نہیں کرتی تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وجودِ کائنات میں اسلامی تعلیمات کا نور پھیلنے سے پہلے بہت سی عجیب و غریب غیر شرعی رسومات و خُرافات نے مُعاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا، مثلاً جب دریائے نیل خشک ہونے لگتا تو اہلِ مصر نے اس کا یہ دل خراش حل نکالا کہ وہ لوگ ہر سال ایک بے گناہ نوجوان لڑکی کو زیورات سے آراستہ کرکے اُسے دریا کی بھینٹ چڑھاتے یعنی دریا میں ڈال دیا کرتے اور یہ باطل خیال قائم کرلیتے کہ دریائے نیل کو جاری رکھنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے ورنہ

یہ خشک (Dry) ہو جائے گا، مگر قربان جایئے! نگاہِ نُبُوّت سے فیض یافتہ، بارگاہِ رِسالت کے تعلیم و تربیت یافتہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر کہ جب آپ کو ان کی اس جاہلانہ رسم کا علم ہوا تو عورتوں کے حقوق کے اس علمبردار اور اسلام کے شیدائی کی غیرتِ ایمانی کو جوش آیا اور آپ نے اپنے اختیارات (Authority) کا استعمال کرتے ہوئے اَہلِ مِصر کی خلافِ اسلام اس شرمناک رَسْم کا سختی سے نوٹس لیا اور اسے فوری بند کروا کر عورتوں کا وقار بلند کیا اور انہیں ان کا حقیقی مقام دلوانے میں وہ شاندار کردار ادا کیا کہ خود انسانیت کو بھی آپ پر فخر رہے گا۔

بہر حال یہ تو وہ دور تھا کہ جب اسلام جلوہ گر ہو چکا تھا، اگر ہم اسلام سے قبل یعنی زمانۂ جاہلیت میں عورتوں کی حیثیت (Status) کا جائزہ لیں تو ہم پر یہ حقیقت ظاہر ہو جائے گی کہ ان پر ڈھائے جانے والے مَظالم اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ اسلام سے پہلے عورت کو کیسی کیسی دل سوز مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا، آیئے اس بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

عورت اسلام سے پہلے

اسلام سے پہلے عورتوں کا حال بہت خراب تھا، دنیا میں عورتوں کی کوئی عزّت و اہمیت ہی نہیں تھی، مردوں کی نظر میں اس سے زیادہ عورتوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں تھی کہ وہ مردوں کی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ایک "کھلونا" تھیں۔ عورتیں دن رات مردوں کی مختلف قسم کی خدمت کرتی تھیں یہاں تک کہ محنت مزدوری کر کے جو کچھ کماتی تھیں، وہ بھی مردوں کو دے دیا کرتی تھیں مگر ظالم مرد پھر بھی ان عورتوں کی قدر نہیں کرتے تھے بلکہ جانوروں کی طرح ان کو مارتے پیٹتے تھے، ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے کان ناک وغیرہ اَعْضا کاٹ لیا کرتے تھے اور کبھی تو قتل بھی کر ڈالتے تھے۔

باپ کے مرنے کے بعد اس کے لڑکے جس طرح باپ کی جائیداد اور سامان کے مالک ہو جایا کرتے تھے، اسی طرح اپنے باپ کی بیویوں کے مالک بن جایا کرتے تھے اور ان عورتوں کو زبردستی لونڈیاں بنا

کر رکھ لیا کرتے تھے۔ عورتوں کو ان کے ماں باپ، بھائی بہن یا شوہر کی میراث میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا نہ عورتیں کسی چیز کی مالک ہوا کرتی تھیں۔ عرب کے بعض قبیلوں میں یہ ظالمانہ دستور تھا کہ بیوہ ہو جانے کے بعد عورتوں کو گھر سے باہر نکال کر ایک چھوٹے سے تنگ و تاریک جھونپڑے میں ایک سال تک قید میں رکھا جاتا تھا، وہ جھونپڑے سے باہر نہیں نکل سکتی تھیں، نہ غسل کرتی تھیں نہ کپڑے بدل سکتی تھیں، کھانا پانی اور اپنی ساری ضرورتیں اسی جھونپڑے میں پوری کرتی تھیں۔ بہت سی عورتیں تو گُھٹ گُھٹ کر مر جاتی تھیں اور جو زندہ بچ جاتی تھیں تو ایک سال کے بعد ان کے دامن میں اُونٹ کی مینگنیاں ڈال دی جاتی تھیں اور ان کو مجبور (Force) کیا جاتا تھا کہ وہ کسی جانور کے بدن سے اپنے بدن کو رگڑیں پھر سارے شہر کا اسی گندے لباس میں چکر لگائیں اور اِدھر اُدھر اُونٹ کی مینگنیاں پھینکتی ہوئی چلتی رہیں۔ یہ اس بات کا اعلان ہوتا تھا کہ ان عورتوں کی عدّت ختم ہوگئی ہے۔ اسی طرح دوسری خراب رسمیں بھی تھیں جو غریب عورتوں کے لئے مصیبتوں اور بلاؤں کا پہاڑ بنی ہوئی تھیں اور بے چاری مصیبت کی ماری عورتیں گھٹ گھٹ کر اپنی زندگی کے دن گزارتی تھیں۔ سالہا سال تک یہ ظلم و ستم کی ماری دکھیاری عورتیں اپنی اس بے کسی اور لاچاری پر روتی بلبلاتی اور آنسو بہاتی رہیں مگر دنیا میں کوئی بھی ان عورتوں کے زخموں پر مَرہم رکھنے والا اور ان کے آنسوؤں کو پُونچھنے والا دُور دُور تک نظر نہیں آتا تھا نہ دنیا میں کوئی بھی ان کے دُکھ درد کی فریاد سننے والا تھا نہ کسی کے دل میں ان عورتوں کے لئے رحم و کرم کا کوئی جذبہ تھا۔

عورت اسلام کے بعد

پیارے اسلامی بھائیو! اسلام سے پہلے عورتوں پر ہونے والے ظُلم و سِتم کو روکنے کیلئے اللہ پاک نے نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اسلامی احکامات دے کر بھیجا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے ساری دنیا میں انوکھا انقلاب برپا ہوا اور لاچار عورتوں کے بھی دکھ درد دُور

ہو گئے۔ جب ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **اللہ پاک** کی طرف سے **"دِینِ اسلام"** لے کر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورتوں کی قسمت کا ستارہ چمک اٹھا۔ اسلام کی بدولت ظالم مردوں کے ظلم و ستم سے کچلی اور روندی ہوئی عورتوں کا درجہ اس قدر بلند و بالا ہوا کہ عبادات و معاملات بلکہ زندگی اور موت کے ہر مرحلے اور ہر موڑ پر عورتوں کو باوقار مقام حاصل ہوا، مردوں کی طرح عورتوں کے بھی حقوق مقرر ہو گئے، ان کے حقوق کی حفاظت کیلئے احکامِ خداوندی نازل ہوئے۔ عورتوں کو مالکانہ حقُوق حاصل ہو گئے، عورتیں اپنے مہر کی رقموں، اپنی تجارتوں، اپنی جائیدادوں کی مالک بنادی گئیں اور اپنے ماں باپ، بھائی بہن، اولاد اور شوہر کی میراثوں کی وارث قرار دی گئیں۔ الغرض وہ عورتیں جو مردوں کی جوتیوں سے زیادہ ذلیل و خوار اور انتہائی مجبور و لاچار تھیں، وہ مردوں کے دلوں کا سکون اور ان کے گھروں کی ملکہ بن گئیں چنانچہ قرآنِ کریم نے صاف صاف لفظوں میں اعلان فرمادیا:

خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ (پ: ۲۱، روم: ۲۱)	ترجمۂ کنزالعرفان: اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تاکہ تم اُن کی طرف آرام پاؤ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی۔

اب کوئی مرد نہ عورتوں کو مار پیٹ سکتا ہے نہ ان کو گھروں سے نکال سکتا ہے اور نہ کوئی ان کے مال و اسباب یا جائیدادوں کو چھین سکتا ہے بلکہ ہر مرد پر مذہبی طور پر عورتوں کے حقوق ادا کرنے لازم ہیں۔ (جنتی زیور، ص ۳۹-۴۲ ملخصاً بتغیر قلیل)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اسلام کتنا پیارا مذہب ہے کہ جس نے دنیا میں پہلی بار سسکتی بلکتی اس مظلوم ہستی کے آنسوؤں کو اپنے دامنِ کرم میں جذب کیا، اس کے زخموں پر شفقت و محبت کا مرہم رکھا، اسے ظلم و ستم کی چکی میں پستا چھوڑنے کے بجائے معاشرے کا عزت دار فرد بنایا، الغرض اسلام نے عورت پر ڈھائے جانے والے مظالم کا باب (Gate) ہمیشہ کے لئے

بند کر دیا اور اسے وہ تمام جائز حقوق دلوائے کہ جس کی یہ حقدار تھی، بِلا شبہ عورتوں پر اسلام کا یہ وہ عظیمُ الشّان احسان ہے کہ تا قیامت جس پر انسانیت کو بھی فخر رہے گا۔

یاد رہے! عورت اپنی زندگی میں مختلف مراحل سے گزرتی ہے مثلاً کبھی بیٹی کے رُوپ میں، تو کبھی بہن کے رُوپ میں، کبھی بیوی کے رُوپ میں اور کبھی ماں کے رُوپ میں نظر آتی ہے۔ عورت چاہے کسی بھی رُوپ میں ہو، جب بھی اس کے ساتھ کوئی ناانصافی ہوئی تو اسلام نے اس کے جذبات واحساسات کو ذرّہ برابر بھی ٹھیس نہ پہنچنے دی بلکہ اسے ظلم وجبر کے بھنور سے نکال کر ایک نئی زندگی بخشی، خصوصاً اسلام سے قبل بیٹیوں کے معاملے میں برسوں سے جاری ظالمانہ ووحشیانہ رسومات وخرافات کا باب بند کرنے اور معاشرے کے اندر انہیں ایک منفرد مقام دلوانے میں دینِ اسلام کا کردار لائقِ تحسین ہے۔ آیئے! اسلام سے قبل ان نَنّھی کلیوں کے ساتھ ہونے والے اذیت ناک سلوک کی درد بھری داستان سنتے ہیں اور عبرت کے مدنی پھول چنتے ہیں چنانچہ

اسلام سے قبل بیٹی کی حیثیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسلام سے پہلے لڑکیوں کے ساتھ جانوروں سے بدتر سُلوک ہوتا تو کہیں پیدا ہوتے ہی انہیں زمین میں زِندہ ہی دَفن کر دیا جاتا کیونکہ اس ظالم معاشرے میں بیٹی کی پیدائش کو باعثِ شرمندگی سمجھا جاتا تھا، بسا اوقات کسی شخص کو معلوم ہوتا کہ اس کے یہاں بیٹی کی وِلادَت (Birth) ہوئی ہے تو وہ کئی دِنوں تک لوگوں کے سامنے نہ آتا اور غور کرتا کہ وہ اس معاملے میں کیا کرے؟ آیا ذِلّت برداشت کرکے بیٹی کی پرْوَرِش کرے یا شرمندگی سے بچنے کے لیے اپنی بیٹی کو زِندہ زمین میں دفن کردے۔ جیسا کہ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل کی آیت نمبر 58 اور 59 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾	ترجَمۂ کنزالعرفان: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ سے بھرا ہوتا ہے اس بشارت کی برائی کے سبب لوگوں سے چھپا پھرتا ہے کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا؟ خبردار! یہ کتنا بُرا فیصلہ کررہے ہیں

لیکن اس پتھر دل مُعاشَرے میں ایسے رحم دل لوگ بھی موجود تھے کہ جو بچیوں کی بے کسی پر خون کے آنسو بہاتے اور جہاں تک ممکن ہوتا بچیوں کو زندہ دفن ہونے سے بچانے کی کوششیں کرتے، مثلاً امیرُ المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے چچا زاد بھائی اور حضرت سعید بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے والد زید بن عَمْرو بن نُفَیل کو جب پتہ چلتا کہ فُلاں کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے اور وہ اس کو زندہ دفن کرنا چاہتا ہے تو دوڑ کر اس کے پاس جاتے او راس بچی کی پرورش اور اس کی شادی وغیرہ کے اخراجات (Expenses) کی ذِمّہ داری اُٹھاتے اور اس طرح اس ننھی کلی کو کھلنے سے پہلے مَسَل دیئے جانے سے بچالیتے۔

حضرت صَعْصَعہ بن ناجیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا بھی یہی معمول تھا، چنانچہ آپ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں نے زمانۂ جاہلیت میں 360 بچیوں کو زندہ دفن ہونے سے بچایا اور ہر ایک کے بدلے دو دو (2،2) دس (10) ماہ والی حاملہ اُونٹنیاں اور ایک ایک اُونٹ بطورِ فدیہ ان کے باپوں کو دیا، کیا مجھے اس عمل کا کوئی اجر ملے گا؟ تو سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اس عمل کا اجر تو تمہیں مل گیا، اللہ پاک نے تمہیں اسلام لانے کی توفیق مرحمت فرمائی اور نعمتِ ایمان سے سرفراز کردیا۔ (معجم کبیر، ۸/۷۷، حدیث: ۷۴۱۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اسلام سے پہلے ان بھولی بھالی، نازک کلیوں کو کس قدر دردناک انداز میں کچلا گیا، ان پر زمین تنگ کردی گئی، ان سے جینے کا حق چھینا گیا اوران پتھر دل باپوں نے ان پھول جیسی بیٹیوں کو زمانے کی ملامت کے ڈر سے اپنے ہی ہاتھوں ہلاکت کی وادیوں میں دھکیلنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی، الغرض دورِ جاہلیت میں بیٹیاں خاندان کی عزّت نہیں بلکہ نحوست کی علامت سمجھی جاتی تھیں۔ افسوس کہ اس ترقی یافتہ دور میں بھی زمانۂ جاہلیت کی یادیں تازہ کرنے والوں کی کمی نہیں، آج بھی بعض نادان مسلمان ایسے ہیں جو بیٹیوں سے محبت کرنے اور ان پر شفقت ومہربانی کا ہاتھ رکھنے کے بجائے بیٹی کے وجود سے نفرت کرتے ہیں، اس بیچاری کو پیدائش سے قبل ماں کے پیٹ میں ہی مروا دیا جاتا ہے جبکہ دنیا میں آنے والی بعض بچیوں کو ماؤں سمیت موت کی نیند سُلا دیا جاتا ہے یا اس بچی کو کچرا کونڈی میں پھینک دیا جاتا ہے، جہاں وہ ننھی سی بچی کُتّے بلیوں اور چیل کوّوں کی خوراک بن جاتی ہے یا پھر انہیں مختلف فلاحی وسماجی اداروں کے حوالے کردیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ سب علمِ دِین سے دُوری کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم اسلامی تعلیمات کا جائزہ لیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اسلام نے بیٹیوں کے ساتھ ہونے والی بدسُلوکی اور ظلم وزیادتی سے منع فرمایا اور رحمتِ عالم، سراپا جُود وکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی پرورش کرنے اور ان سے حُسنِ سُلوک سے پیش آنے پر جنت میں داخلے کی بشارتیں عطا فرمائی ہیں۔ آیئے! اس کے متعلق 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں، چنانچہ

اسلام میں بیٹیوں کا مقام و مرتبہ

(1) ارشاد فرمایا: جس شخص کی بیٹی ہو تو وہ اسے زندہ دفن نہ کرے، اُسے ذلیل نہ سمجھے اور اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح نہ دے تو اللہ پاک اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (ابوداود، ۴/۴۳۵، حدیث ۵۱۴۶)

(2) ارشاد فرمایا: بیٹیوں کو بُرا مت کہو، میں بھی بیٹیوں والا ہوں۔ بے شک بیٹیاں تو بہت محبت کرنے

والیاں، غمگسار اور بہت زیادہ مہربان ہوتی ہیں۔(فردوس الاخبار، ۲/۴۱۵، حدیث:۷۵۵۶)

(3) ارشاد فرمایا: جو شخص 3 بیٹیوں یا بہنوں کی اس طرح پرورش کرے کہ ان کو ادب سکھائے اور ان سے مہربانی کا برتاؤ کرے یہاں تک کہ اللہ پاک انہیں بے نیاز کردے (مثلاً ان کا نکاح ہو جائے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت واجب فرما دیتا ہے۔ یہ ارشادِ نبوی سن کر ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی، یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اگر کوئی شخص 2 لڑکیوں کی پرورش کرے؟ تو ارشاد فرمایا: اس کے لئے بھی یہی اَجر و ثواب ہے۔ (راوی فرماتے ہیں) یہاں تک کہ اگر لوگ ایک (بیٹی) کا ذکر کرتے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کے بارے میں بھی یہی فرماتے۔(شرح السنہ، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب کافل الیتیم، ۶/۴۵۲، الحدیث: ۳۳۵۱)

(4) ارشاد فرمایا: جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ پاک اس کے گھر فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں: اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک کمزور جان ہے، جو ایک کمزور جان سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اس کمزور جان کی پرورش کی ذمہ داری لے گا تو قیامت تک مددِ خدا اس کے شاملِ حال رہے گی۔(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الاولاد، ۸/۲۸۵، حدیث: ۱۳۴۸۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ صرف اپنے اِرشادات سے بیٹی کے حقیقی مقام کو اُجاگر فرمایا ہے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے کردار سے بھی ہمیں یہی سکھایا ہے کہ ایک عقلمند باپ کو اپنی بیٹی کے ساتھ کس طرح کا سُلوک کرنا چاہئے۔ آیئے! بطورِ ترغیب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اپنی پیاری اور لاڈلی شہزادی، شہزادیِ کونین سیّدہ خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْھَا پر شفقت و مہربانی کی ایک ایمان افروز جھلک ملاحظہ کیجئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے چنانچہ

حضرت بی بی فاطِمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا جب محبوبِ ربُّ العزّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ سراپا شفقت میں حاضِر ہوتیں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کھڑے ہو جاتے اور اُن کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بوسہ دیتے، پھر اُن کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بی بی فاطِمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ دیکھ کر کھڑی ہو جاتیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر چُومتیں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب ماجاء فی القیام، ۴/۴۵۴ حدیث: ۵۲۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ بیٹیوں پر شفقت و مہربانی کرنا اور انہیں خوش رکھنا حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سنتِ مبارکہ ہے، لہٰذا والدین کو چاہئے کہ وہ بیٹیوں کی پیدائش پر غمگین ہونے، انہیں اپنے لئے باعثِ شرمندگی سمجھنے، دل چھوٹا کرنے یا خاندان والوں کے طعنوں کی پروا کرنے کے بجائے ان سے محبت و شفقت کا برتاؤ کریں، ان کی جائز خواہشات کا احترام (Respect) کریں، حتی الامکان انہیں خوش رکھنے کی کوشش کریں، خلوصِ دل کے ساتھ ان کی تعلیم و تربیت اور ان کی پرورش کرنے کی سعادت حاصل کرکے اس کے نتیجے میں ملنے والے ثوابِ آخرت کو اپنے پیشِ نظر رکھیں۔

نیک عمل نمبر 17 کی ترغیب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بیٹیوں کی اہمیت اُجاگر کرنے اور ان کے حقوق کی بجاآوری کا ذہن دینے کیلئے دعوتِ اسلامی اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے، آپ بھی اس دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام روزانہ "نیک اعمال" کا رسالہ پُر (Fill) کرنا بھی ہے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ

نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل نمبر 17 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے **یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر** گفتگو کی؟ اگر آپ نیک کاموں کے پابند بننا چاہتے ہیں اور گناہوں کی عادت سے جان چھڑانا چاہتے ہیں تو "**نیک اعمال**" کا رسالہ پُر کرنا شروع کر دیں آہستہ آہستہ آپ نیکیوں کے پابند بن جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسلام میں ماں کا مقام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عورت ماں کے روپ میں وہ عظیم ہستی ہے کہ جس کا وجود باعثِ برکت ہے، جو گھر کی زینت ہے، گھر کا سکون جس کے دَم سے قائم رہتا ہے، جسے محبت کیساتھ دیکھنے سے **حج مقبول کا ثواب** ملتا ہے، جس کی خدمت رِضائے الٰہی کا سبب ہے اور جس کے بغیر گھر اُجڑا ہوا چمن لگتا ہے، اسی کی گود سے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جیسی جلیلُ القدر ہستیوں نے جنم لیا، ماں کے احسانات کی کوئی حد نہیں، ماں تکلیفوں پر صبر کرتی ہے، ماں اولاد کی خواہشات کی خاطر اپنی خواہشات کو قربان کر دیتی ہے، ماں اولاد کی ولادت، دودھ پلانے، اس کی تربیت اور راتوں کو جاگنے کی تکلیفیں اٹھاتی ہے۔ ماں بھوکی سو جاتی ہے مگر اولاد کو بھوکا سونے نہیں دیتی، الغرض ماں اپنی اولاد کے سکھ کی خاطر سب کچھ برداشت کر لیتی ہے مگر افسوس کہ بدلے میں اسے دکھ اور تکلیفیں ہی ملتی ہیں، ماں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا گیا اور اسے ہر دور میں تختۂ مشق بنایا جاتا رہا، خصوصاً بڑھاپے میں اس کے ساتھ جو کچھ سلوک کیا جاتا رہا ہے اس کے تصور (Imagination) سے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں (الامان والحفیظ) لہٰذا اسلام نے اس دکھ درد کی ماری ماں کے دکھوں کا مداوا کرنے کے لئے سب سے پہلے آوازِ حق بلند کی اور دنیا کو بتایا کہ ماں وہ محترم ہستی ہے کہ جس کے حقوق کی ادائیگی کے بغیر چارہ نہیں، ربّ کی رِضا

ماں کی رِضامندی میں پوشیدہ ہے، انسان چاہے کتنے ہی بڑے مقام و منصب پر پہنچ جائے مگر ماں کی اطاعت و فرمانبرداری سے بَرِیُ الذِّمَّہ نہیں ہو سکتا۔ آیئے! بطورِ ترغیب ماں کی شان و عظمت میں ایک حدیثِ پاک سنتے ہیں چنانچہ

حُسنِ اخلاق کا زیادہ حقدار کون؟

ایک شخص رحمتِ عالم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے حُسنِ اخلاق کا زیادہ حق دار کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے دوبارہ عرض کی: اس کے بعد کون؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ تیسری بار عرض کی: اس کے بعد کون؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس مرتبہ بھی یہی ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پھر عرض کی: اس کے بعد کون؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تیرا باپ۔ (بخاری، کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبۃ، حدیث: ۵۹۷۱، ۴/۹۳)

زخمی انگلی

حضرت بَایَزِید بِسطَامِی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سردیوں کی ایک سخت رات میں میری والدہ نے مجھ سے پانی مانگا، میں آبخورہ (یعنی گلاس) بھر کر لے آیا، مگر ماں کو نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا، پانی کا آبخورہ لئے اس انتظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہو چکی تھی اور آبخورے سے کچھ پانی بہہ کر میری انگلی پر جم کر برف بن گیا تھا۔ بہر حال جب والدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے آبخورہ پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی انگلی (Finger) جوں ہی آبخورے (یعنی پانی کے گلاس) سے جدا ہوئی، اس کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا، ماں نے دیکھ کر فرمایا یہ کیا؟ میں نے سارا ماجرا عرض کیا، انہوں نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی: اے اللہ پاک! میں اس سے

راضی ہوں تُو بھی اس سے راضی رہ۔(سمندری گنبد، ص۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "سمندری گنبد" کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسلام میں ماں کی شان و عظمت اور مقام و مرتبہ کس قدر بلند و بالا ہے کہ کوئی لاکھ کوشش کرلے مگر پھر بھی اس عظیم ہستی کا حق ادا کر نہیں سکتا، یقیناً یہ اسلام کے احسانات میں سے نہایت عظیمُ الشّان احسان اور ماؤں کے لئے باعثِ فخر ہے۔

قربان جائیے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مَولانا محمّد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پر کہ جنہوں نے مسلمانوں کے سینوں میں ماں کی اہمیت (Importance) اُجاگر کرنے کے لئے ایک بہت ہی پیارا رسالہ بنام "سمندری گنبد" تحریر فرمایا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس رسالے میں آپ نے ماں باپ خصوصاً ماؤں کے حقوق، ان کی اہمیت، ان کی فرمانبر داری و نافرمانی کرنے والوں کے واقعات اور ان سے متعلق آیات اور احادیثِ طیبہ کو جمع فرمایا ہے، آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً طلب کیجئے، خود بھی پڑھئے اور زیادہ تعداد میں تقسیمِ رسائل کی ترکیب فرمائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رسالے کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ(Download)اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

اسلام میں بہن کا مقام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح اسلام نے ماؤں کے حقوق متعین فرمائے ہیں، اسی طرح اسلام نے سگی بہن کے حقوق بھی اُجاگر فرمائے اور اپنے ماننے والوں کو اپنی سگی و رِضاعی بہنوں کے ساتھ بھی حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے کا درس دیا ہے، کیونکہ بہنیں ہی بھائیوں کے

نخرے برداشت کرتی ہیں، ان کی فرمائشیں پوری کرتی ہیں، دُکھ سکھ کی گھڑی میں بھائیوں کا ساتھ دیتی ہیں، والدہ کے انتقال کے بعد گھر کا سارا کام کاج اپنے ذمّہ لے کر والدہ کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتیں جبکہ زمانۂ جاہلیت میں ان کے ساتھ انتہائی بُرا سُلوک کیا جاتا تھا، مثلاً اسلام سے پہلے سگی بہنوں سے نکاح کی معاشرتی بُرائی عام تھی۔ اللہ پاک نے اسے ہمیشہ کے لیے یوں حرام فرما دیا: (ترجَمۂ کنز الایمان:) حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں۔ (پارہ ۴، النساء: ۲۳) عورتوں کے سب سے بڑے خیر خواہ، نبیّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھائیوں کو بہنوں کی عزّتوں کا رکھوالا بناتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا: جس کی 3 بیٹیاں یا 3 بہنیں یا 2 بیٹیاں یا 2 بہنیں ہوں اور اس نے ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کیا اور ان کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرتا رہا تو اسے جنت ملے گی۔ (ترمذی، ۳۶۷/۳، حدیث: ۱۹۲۳) بلکہ دوسری جگہ تو چاروں انگلیاں جوڑ کر یہ دلنشین خوشخبری سنائی کہ ایسا شخص جنت میں یوں میرے ساتھ ہو گا۔ (مسند احمد، مسند، ۳۱۳/۴، حدیث: ۱۲۵۹۴)

رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے عمل سے اپنی رضاعی (یعنی دودھ شریک) بہن حضرت شَیْما رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کے ساتھ یوں حُسنِ سُلوک فرمایا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی رضاعی بہن کے لیے قیام فرمایا۔ (سبل الھدی والرشاد، ۳۳۳/۵) اپنی مبارک چادر بچھائی پھر ارشاد فرمایا: مانگو! تمہیں عطا کیا جائے گا، سفارش کرو! تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ (دلائل النبوۃ، ۲۰۰/۵) اس مثالی کرم نوازی کے دوران آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو عزت و تکریم کے ساتھ ہمارے پاس رہو، جب وہ واپس جانے لگیں تو حضور سراپا نور، فیضِ گنجور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے 3 غلام اور ایک لونڈی، ایک یا دو (2) اُونٹ بھی عطا فرمائے۔ جب مقامِ جعرانہ میں دوبارہ اس رضاعی بہن سے ملاقات ہوئی تو بھیڑ بکریاں بھی عطا فرمائیں۔ (سبل الھدی والرشاد، ۳۳۳/۵ ملتقطاً)

نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت میمونہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے فرمایا: اپنی لونڈی اپنی بہن کو دے کر صِلۂ رِحمی کرو اس میں تمہارے لیے بھلائی ہے۔ (مؤطا امام مالک، ۲/۴۴۹، حدیث: ۱۸۵۵)

حضرت جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اپنی 9 یا 7 بہنوں کی محض نگہداشت، ان کی کنگھی چوٹی اور اچھی تربیت کی خاطر ایک بیوہ عورت سے نکاح کیا۔ (مسلم، ص ۵۹۳، ۵۹۴، حدیث: ۳۶۴۱، ۳۶۳۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ حضور نبیِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی رضاعی بہن پر کس قدر شفیق و مہربان تھے کہ جس طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی ازواجِ مطہرات، صحابیات اور دیگر خادماؤں رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کیساتھ حُسنِ سلوک اور ان کی دلجوئی فرمایا کرتے تھے، اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عطاؤں اور نوازشوں کا سلسلہ اپنی رضاعی بہن کے ساتھ بھی قابلِ دید تھا کہ جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن حضرت شیما رَضِیَ اللہُ عَنْہَا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان کی تشریف آوری پر خوشی سے کھڑے ہو جاتے، ان کی دلجوئی فرماتے اور ان پر خوب نوازشیں بھی فرماتے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس پاکیزہ عمل میں ہمارے لئے نصیحت کے مدنی پھول موجود ہیں کیونکہ آج ہم میں سے کئی اسلامی بھائی، بہنوں والے ہیں مگر کیا ہم اپنی بہنوں کے ساتھ محبتوں بھرا سُلوک کرتے ہیں یا نہیں؟، کیا ہماری بہنیں بھی ہم سے راضی ہیں یا نہیں؟، کیا ہم نے انہیں وراثت سے محروم تو نہیں کر دیا؟ کیا ہم اپنی بہنوں کو جھاڑتے، مارتے یا گالیاں تو نہیں دیتے؟، کیا ہم اپنی بہنوں کو خوش رکھنے کا اہتمام کرتے ہیں؟، کیا ہم انہیں اپنے یہاں ہونے والی تقریبات میں بُلاتے ہیں یا نہیں؟، کیا ہم ان کے حقوق کو پامال (Destroy) تو نہیں کرتے۔؟ بہر حال ہمیں چاہئے کہ ہم اسلامی تعلیمات کو مشعلِ راہ بناتے ہوئے اپنی بہنوں کے معاملے میں شفیق و مہربان بھائی جیسا کردار ادا کریں اور اپنے آپ کو ایسے ماحول سے وابستہ رکھیں کہ جہاں پر ہمیں بہنوں کے حقوق کی بجا آوری کا بھرپور ذہن دیا جاتا ہو۔

شعبہ نیو مسلم کورس:

ایمان کی حفاظت کا ذہن بنانے، دینِ اسلام کا پیغام عام کرنے، ایمان کی دولت پر استقامت پانے، نیک لوگوں کی صحبت حاصل کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی 80 سے زائد شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، جس میں سے ایک شعبہ (Department) ''شعبہ نیو مسلم کورس'' بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس شعبے کی کوششوں سے دنیا کے مختلف ممالک میں دینِ اسلام کا پیغام پہنچ چکا ہے، کئی غیر مسلم اسلام کی دولت سے مالا مال ہو چکے ہیں، اس شعبے کے تحت نیو مسلم کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ فرائض علوم کے بارے میں بھی دینی تربیت دی جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسلام میں بیوی کا مقام

پیارے اسلامی بھائیو! اسلام سے پہلے مال کے لیے جانوروں اور دوسرے ساز و سامان کی طرح بیویوں کو بھی رہن (گِرْوِی) رکھ دیا جاتا۔ (بخاری، کتاب الرھن، باب رھن السلاح، ۱۴۸/۲، رقم: ۲۵۱۰، ماخوذا)

ایسے میں رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صورت میں اسلام کا نور بکھیرتا ہوا ایسا سُورج طلوع ہوا جس نے عورت کو نہ صرف ظلم و ستم سے چھٹکارا دیا بلکہ مردوں پر اس کے حقوق مقرر فرمائے۔ یہ اسلام ہی تو ہے، جس نے نکاح کے ذریعے عورت سے قائم ہونے والے رشتے کو مرد کے آدھے ایمان کا محافظ قرار دیا۔ یہ اسلام ہی تو ہے جس نے بیویوں کو شوہروں کی جانب سے ملنے والے حق مہر اور بیوہ ہو جانے کی صورت میں شوہر کی وراثت میں سے حقوق عطا فرمائے۔ اسلام نے نہ صرف اس سوچ (Thought) کی حوصلہ شکنی کی کہ **''بیوی شوہر کے پاؤں کی جوتی ہے''** بلکہ اللہ پاک نے بیویوں کو

شوہروں کے آرام اور سکون کا ذریعہ ارشاد فرمایا۔(پارہ ۲۱،روم: ۲۱)

اللہ پاک نے بیویوں کے متعلق شوہروں کو حکم فرمایا: وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ترجَمۂ کنز الایمان: اور ان سے اچھا برتاؤ کرو۔(پارہ ۴، النساء: ۱۹)

اسلام نے ہی بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والے کو سب سے بہترین قرار دیا۔ چنانچہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا،سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے بہتر ہو اور میں تم سب سے اپنے اہل کے لئے بہتر ہوں۔(ترمذی، ۴۷۵/۵، حدیث: ۳۹۲۱)

حضرت حکیم بن معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبیِ اکرم،نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا:شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب وہ کھائے تو اُسے بھی کھلائے ، جب لباس پہنے تو اُسے بھی پہنائے،اُس کے چہرے پر نہ مارے،نہ اُسے بدصورت کہے اور(اگر سمجھانے کے لیے)اس سے علیحدگی اختیار کرنی ہی پڑے تو گھر میں ہی(علیحدگی) کرے۔(ابن ماجہ، ۴۰۹/۲، رقم ۱۸۵۰)

زمانۂ جاہلیت میں ایسا بھی ہوتا تھا کہ شوہر اپنی بیویوں سے مال طلب کرتے،اگر وہ دینے سے انکار کرتیں تو کئی کئی سال ان کے "پاس نہ جانے" کی قسم کھالیتے۔ اسلام نے اس ظلم کو مٹایا اور ایسی قسم کھانے والوں کے لیے سالوں کی مدّت کو ختم فرما کر صرف چار(4)مہینے کی مدت مُعَیَّن فرما دی۔ الغرض اسلام نے ہی حقیقی معنیٰ میں بیویوں کو معاشرے میں ایک منفرد مقام و مرتبہ عطا فرمایا،ان کے حقوق مقرر فرمائے اور شوہروں کو ان کیساتھ اچھا سلوک کرنے کا درس دیا،بالفرض اگر کسی کی بیوی بدمزاج ہو،بدکلامی کرجاتی ہو یا کھانا وغیرہ پکاتے وقت کسی چیز میں کمی بیشی کردیتی ہو تو شوہر کو چاہئے کہ وہ آپے سے باہر ہونے، گالیاں بکنے،اسے گھر سے نکالنے، میکے بھیجنے یا طلاق دینے کی دھمکیاں دینے کے بجائے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیشہ درگزر سے کام لے اور ایک اچھے

شوہر کی طرح اپنی بیوی کے احسانات کو یاد رکھے کہ یہی وہ چیز ہے کہ جس کی اسلام ہمیں تعلیم ارشاد فرماتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسلام کی طرف سے عورتوں پر کئے جانے والے احسانات اور انہیں معاشرے میں دیئے جانے والے مقام کی چند جھلکیاں آپ نے سُنیں۔

- اسلام سے قبل عورتوں کے ساتھ جانوروں جیسا سُلوک کیا جاتا تھا۔
- اسلام نے عورتوں پر ڈھائے جانے والے مَظالم کا باب ہمیشہ کے لئے بند فرما کر انہیں معاشرے کا باعزّت فرد بنایا۔
- اسلام ہی عورتوں کے حقوق کی حفاظت (Safety) کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔
- اسلام سے قبل بیٹیوں کے وجود کو منحوس سمجھا جاتا اور انہیں زندہ دفنا دیا جاتا تھا۔
- اسلام نے ہی بیٹیوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کو ختم کرکے انہیں جینے کا پورا حق دیا۔
- اسلام نے ہی ماں کے حقوق کو اُجاگر فرمایا اور بتادیا کہ ماں وہ محترم ہستی ہے جس کے حقوق کی ادائیگی کے بغیر چارہ نہیں۔
- اسلام نے ہی بہنوں کے حقوق بیان فرمائے اور بھائیوں کو ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنے کا درس دیا۔
- اسلام نے ہی نکاح کے ذریعے عورت سے قائم ہونے والے رشتے کو مرد کے آدھے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ قرار دیا۔
- اسلام نے ہی بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والوں کو سب سے بہتر قرار دیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رزق حلال کمانے کے مدنی پھول:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! رزق حلال کمانے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) پاک کمائی والے کے لئے جنت ہے۔ (معجم الاوسط، ۵/ ۷۲، حدیث: ۶۱۱۶) (2) رزقِ حلال کی تلاش فرائض کی ادائیگی کے بعد ایک فرض ہے۔ (المعجم الکبیر، الحدیث: ۹۹۹۳، ج ۱۰، ص ۷۴) ☆ سیٹھ اور نوکر دونوں کے لئے حسب ضرورت اجارے کے شرعی احکام سیکھنا فرض ہے، نہیں سیکھیں گے تو گنہگار ہوں گے۔ (حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول، ص ۴) ☆ نوکر رکھتے وقت، ملازمت کی مدت، ڈیوٹی کے اوقات اور تنخواہ وغیرہ پہلے سے تَعَیُّن ہونا ضروری ہے۔ (ایضاً، ص ۴) ☆ ملازم دفتر یا دکان پر آنے جانے کا وقت درست لکھے، اگر غلط بیانی سے کام لیا اور ڈیوٹی کم دینے کے باوجود پورے وقت کی تنخواہ لی تو گنہگار و عذابِ نار کا حقدار ہے۔ (ایضاً، ص ۷) ☆ تنخواہ زیادہ کرانے یا عہدے وغیرہ میں ترقی کروانے کے لئے جعلی (نقلی) سند لینا ناجائز و گناہ ہے۔ (ایضاً، ص ۸)

﴿اعلان﴾

رزق حلال کمانے کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[3] ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

:اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 10 مارچ 2022ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

رزقِ حلال کمانے کے بقیہ مدنی پھول

☆ملازم کو چاہئے کہ دورانِ ڈیوٹی چاق وچوبند رہے، سستی پیدا کرنے والے اسباب سے بچے، مثلاً رات دیر سے سونا وغیرہ۔(ایضاً، ص۸۔) ☆جو اجارے کے مطابق کام نہیں کر پاتا اسے چاہئے کہ فوراً مستاجر (یعنی جس سے اجارہ کیا ہے اس) کو مطلع کرے۔(ایضاً، ص۱۱) ☆اگر مخصوص مدت مثلاً بارہ ماہ کے لئے ملازمت کا اجارہ ہو تو اب فریقین کی رضامندی کے بغیر اجارہ ختم نہیں ہو سکتا، سیٹھ کا خواہ مخواہ دھمکیاں دینا کہ فارغ کر دونگا یا نوکر کا چھوڑ جانے کی دھمکی دینا درست نہیں، البتہ شرعی مجبوری کی بنا پر دونوں میں سے کوئی بھی وقت سے پہلے اجارہ ختم کر سکتا ہے۔(ایضاً، ص۱۲ ملخصاً) ☆مسلمان کے لئے غیر مسلم کے ہاں ایسی نوکری کرنا جائز نہیں جس میں مسلمان کی ذلت ہو مثلا

---

[1] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث:۱۷۳۰۵

[2] ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث:۴۴۱۵

اس کے گھر کی صفائی کرنا، کچرا اٹھانا، گاڑی صاف کرنا وغیرہ، البتہ جس کام میں مسلمان کی ذلت نہ ہو وہ کر سکتا ہے۔(ایضاً، ص۱۳)☆ملازم اپنے دفتر کا قلم، کاغذ اور دیگر اشیاء اپنے ذاتی کاموں میں صرف کرنے سے اجتناب کرے۔(ایضاً، ص۱۴)☆چوکیدار، گارڈ یا پولیس وغیرہ جن کا کام جاگ کر پہرا دینا ہوتا ہے اگر ڈیوٹی کے اوقات میں ارادۃً سو گئے تو گنہگار ہوں گے اور جتنی دیر سوئے یا غافل رہے اتنی دیر کی اجرت کٹوانی ہو گی۔(ایضاً، ص۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ادائے قرض پر قرض خواہ کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق " ادائے قرض پر قرض خواہ کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔وہ دُعا یہ ہے:

اَوْفَیْتَنِیْ اَوْفَی اللّٰہُ بِکَ۔

ترجمہ: اللہ تجھے پورا ثواب عطا فرمائے کہ (تونے) میرا پورا قرض ادا کیا۔(خزینۂ رحمت، ص۵۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُ الاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر

اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھّے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20)دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22)اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26)کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟(34)اَوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35)کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46)ہر جائز وعزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ الله پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ الله کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ الله بِلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی ؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تااشراق وچاشت)شرکت کی ؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سَعادت پائی ؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یادُکھیارے کے گھر یااسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یاعزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جوپہلے دینی احول میں تھے، یاپہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کرکے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کرکے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالم(یااِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ)12ماہ اور مختلف کورسز(12دینی کام کورس، 7دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد